پر بلا خوف اور خوشی خوشی ہو سکے۔ بچہ کو تعلیم دینے کا مفہوم یہ ہے کہ وہ آزادی اور شخصیت کی تکمیل کو سمجھے۔ آزادی کے لیے مناسب تربیت درکار ہے، جو صرف نیک شعاری سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ تکمیل شخصیت تب ہی ہو سکتی ہے جب کہ ہماری سرشت میں انتہائی سادگی ہو۔ بے شمار پیچیدگیوں سے نکل کر ہمیں سادگی کو بڑھانا چاہیے۔ یعنی یہ کہ ہمیں اپنی باطنی زندگی اور نیز بیرونی حاجتوں میں سادگی کو کافی دخل دینا چاہیے۔

فی زمانہ تعلیم میں محض خارجی قابلیت و مہارت مد نظر رہتی ہے اور سرشت و فطرتِ انسانی کا نہ صرف کوئی لحاظ نہیں رکھا جاتا بلکہ انسان کے باطن کو دیدہ ودانستہ درہم برہم کر دیا جاتا ہے۔ ایسی تعلیم انسان کے صرف ایک پہلو یا جزو کو ترقی دیتی ہے اور باقی پہلوؤں کو توکل بہ خدا چھوڑ دیتی ہے۔ سوسائٹی کا بیرونی ڈھانچہ کتنی ہی ہوشیاری سے تیار کیا گیا ہو، اور کتنے ہی اعلیٰ تصورات پر مبنی ہو، لیکن ہمارے اختلافات، باطنی

مرّہ کے عمل میں رہے گا، تب ہی فہم و دانش حاصل ہو کر اندرونی کایا پلٹ ممکن ہو سکے گی۔

معلومات فراہم کرنے اور اصطلاحی اور فنی تربیت دینے کے ساتھ تعلیم کا سب سے زیادہ زور اس بات پر رہنا چاہیے کہ زندگی کے بارے میں طلبہ کا نقطۂ نظر ہمیشہ جامع اور وسیع رہے۔ تعلیم سے انھیں یہ بھی مدد ملنی چاہیے کہ جن جن سوشل امتیازات اور تعصّبات کا اثر اُن کے اندر ہے، اس کو بخوبی جان لیں اور قطعی ترک کر دیں، اور نیز اقتدار و حکومت کے حرص و ہوس کو دل سے نکال دیں۔ مزید بر آں اپنی ذات کا پورا پورا مشاہدہ صحیح طور پر کریں اور زندگی کا بہ حیثیت مجموعی تجربہ کریں، اور شخصیت کے کسی ایک پہلو یا ''ما و من'' کے احساس کو اہمیت و فوقیت نہ دیں۔ بجائے اس کے ذہن و دماغ کو ان سے کہیں اونچی منزل پر لے جا کر حقیقت کی تلاش کریں۔ صرف خود شناسی کے ذریعے آزادی، روز مرہ کے برتاؤ میں حاصل ہوتی ہے، یعنی اُن تعلقات